منشورِ محمدی

منشور سولان ہمہ محتاج بخاتم ۔ باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ ؎ توریت بالتوریہ انجیل بانجیل ۔ گویان صفت دسیرت مبرد رمحمدؐ

منشور محمدی کا فرمان	جاری رہیگا تاختم دوران		شایع رہیگا بازار تزئین	امین امین الہی آمین

نمبر ۱۸ | مطبوعہ ۲۵ جمادی الآخر سنہ ۱۳۰۲ ہجری | جلد ۱۴

مثنوی

چکیدۂ قلم صداقت جناب منشی سید عبدالحی ضیا سبزواری دام مجدہم

ہی پاک ہر ایک عیب سے تو — سبحانک لاشریک یا ہو — اس سے اصحاب پر مقرر
تجھ کو نہین زن ہی اور نہ فرزند — ما باپ نہین تجھے خداوند — ای پاک دلان بذل معمور
عابد نہین تمام تو ہی معبود — ساجد نہین تمام تو ہی مسجود — دین حق کا ہے اس سے چرچا
تسبیح مین تیری ہی ہر اک شی — ہر دلمین تیری جگہ نہان ہی — تو قیع سرمدی یہی ہے
احسان ترا ہی کیا فراواں — منت کو تری نہین ہے پایان — دینداران کو ہی فروغ ملت
اللہ رحمان رحیم ہے تو — حادث سب اور قدیم ہے تو — ہی چودھوان سال اسکو فی الحال
جب مہر کی تیری اک نظر ہو — نار نمرود سرد تر ہو — شرمندہ ہے جس سے ماہ و پروین
قہاری پہ اپنے جب تو آوے — پانی سے آگ مین لگاوے — دیتی ہے لطف زندگانی
تیری رحمت جو جوش پر آوے — ابر رحمت خرد ش پر آوے — کیا کاغذ زرکہ ماہ انور
جب فضل ہوا جہانپہ تیرا — محبوب کو اپنے تو نے بھیجا — جو نقطہ ہے نکتہ یقین ہے
وہ کون ہے باعث دو عالم — سردار جہان شفیع اکرم — ہے چشم پری کی روشنائی
سرچشمۂ رحمت الٰہی — خورشید چرخ رہنمائی — ہے تمسے شیوع کا طلبگار
محبوب خدا کی رحمت — زینت وہ مسند نبوت — کیا چیز ہے اسکے روبرو ڈل
مقبول جناب رب داور — بے سایہ تھا جسکا جسم اطہر — قیمت دیوین گے حسب طاقت

سرودفتر ابنا محمد — سردار اصفیا محمد
اللہ کا ہو سلام اوسپر — بعد اس کے ای ناظرین منشور — ای پاک دلان بذل معمور
سنئے کہ یہ دین کا ہے پرچا — منشور محمدی یہی ہے — دین حق کا ہے اس سے چرچا
بیدینون کو اس سے ہے ہدایت — دینداران کو ہی فروغ ملت
اسپر گذرا ہی تیرہوان سال — ہی چودھوان سال اسکو فی الحال
رکھتا ہے یہ رخ نگارین — شرمندہ ہے جس سے ماہ و پروین
صورت پر اس کے یہ جوانی — دیتی ہے لطف زندگانی
ہر ایک ورق ہے کاغذ زر — کیا کاغذ زر کہ ماہ انور
ہر سطر مین اس کے نور دین ہے — جو نقطہ ہے نکتہ یقین ہے
حرفونمین بہری ہے کب سیاہی — ہے چشم پری کی روشنائی
ایسا اجنار صدق آثار — ہے تمسے شیوع کا طلبگار
چمکاتا ہے یہ جمال اپنا — ہر عشرے مین کمال اپنا
ہے پانچ روپیہ قیمت سال — کیا چیز ہے اسکے روبرو ڈل
امید ہے صاحبان ہمت — قیمت دیوین گے حسب طاقت

	بی دل سے دعائے سبزداری حق اسکو رکھے ہمیشہ جاری

فہرست مسلمانان جدید

مخدوم و مکرم بندہ جناب مولانا محمد شریف صاحب دام مجدہ
تسلیم۔ فہرست مسلمانان جدید دفتر مسجد جامع بمبئی
سے نقل کرکے خدمت عالی مین روانہ کیا ہون
امید کہ آپ اس کو درج اخبار فرماوین گے البدر
تعالی آپ کو اجر عظیم عطا کرے آمین۔ مورخہ ۶ ر
شہر جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۲ ہجریہ۔

نیازمند محمد اسماعیل مہطولی۔

اسلامی نام	عبداللہ	حسینہ	عبدالقادر	عائشہ
عمر	۲۰	۱۲	۱۸	۲۶
ذات	گولی	کابناٹ	برہمن	کابناٹ
وطن	جبلپور	پونہ	بنارس	شاہپور بلگانو
کفریت کے نام	کلو	گنگا	گنیش	لچھمے
روز	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
تاریخ	۴	۴	۱۱	۲۵
مہینہ	جمادی الاولے	جمادی الاولے	جمادی الاولے	جمادی الاولے
سنہ	سنہ ۱۳۰۲	سنہ ۱۳۰۲	سنہ ۱۳۰۲	سنہ ۱۳۰۲

مہذب قوم کی مہذب باتین

دانا پور سے ایک یوروپین نے پٹنہ سے میجسٹریٹ کے
اجلاس مین اس امر کی نالش کی کہ ہماری لیڈی ہمیشہ
ایک گوالہ سے محبت رکھا کرتی ہے اور وہ ہمارے
گھر مین برابر آمد و رفت رکھتا ہے اور لیڈی
بھی اس کے مکان پر جایا کرتی ہے مینے بارہا گوالی
کو ممانعت کی مگر وہ اپنی حرکت سے باز نہین آتا لہذا
مین یہ چاہتا ہون کہ عدالت سے اسکو اس امر کی ناکید
کیجائے کہ نہ تو میرے کو اپنے مکان پر آنے دے
اور نہ میرے مکان پر خود آئے۔

جیسے ہی صاحب موصوف کی درخواست پیش ہوئی
ویسے ہی لیڈی صاحبہ نے برسر اجلاس سامنے
یہ کہدیا کہ یہ ہرگز نہ ہوگا اوس سے یہان کا آنا
جانا ہرگز ترک نہ کرون گی اور وہ بھی میرے
پاس ضرور آیا کریگا۔

یہ سنتے ہی صاحب بہادر اپنا سا منہ لیکر رہگئے
اور رنگ فق ہوگیا۔ عین نمبر ۱ جلد ۵۔

رسالہ تکمیل الادیان ملقب بآئینہ اسلام

حامداً و مصلیاً۔ جس کو خدا نے جوہر تحقیق عنایت
کیا ہے اور نقادی اور سخن شناسی کا ملکہ
اوسمین رکھا ہے وہ اس امر کا یقین کرسکتا ہے کہ
قائل کی عظمت و شان اوس کے کلام سے معلوم ہوسکتی
ہے البتہ جو اس عنایت ربانی سے محروم ہین محض
تقلید اون کا شیوہ ہے وہ قائل کی وقعت سے
کلام کی وقعت سمجھتے ہین مگر غور کرنیسے معلوم ہوتا
ہے کہ اپنے اپنے مرتبہ مین دونون امر صحیح ہین
رسالہ تکمیل الادیان جسکا پاکیزہ اور سچا لقب
آئینہ اسلام ہے ایسا نادر رسالہ ہے کہ دونون
حیثیت سے اپنی نظیر نہین رکھتا ہے جسوقت ارباب
تحقیق اس کے عالی مضامین کو دیکھینگے تو کمال
اعتقاد سے مصنف کی شان مین صد مرحبا کہینگے
اور اگر اصحاب تقلید اوس کے مصنف کی عظمت پر نظر

کرین گے تو نہایت ادب کے ساتھ اس رسالہ کو
انکھون سے لگا کر دلمین جگہ دینگے۔ سبحان اللہ کس
سلاست الفاظ اور خوش بیانی سے مضامین عالیہ
کو بیان کیا ہے کہ دل لوٹا جاتا ہے مین کمال سچائی
سے اسکی تعریف مین کہہ سکتا ہون کہ یہ ایک بے
نظیر رسالہ ہے اس وقت تک میری نظر سے اس
طرز کا کوئی رسالہ نہین گذرا ہے سبب اپنی متانت
اور سلاست اور تہذیب اور خوش بیانی اور
نفیس معانی سے عجب شان رکھتا ہے مین اسکے
مطبوع ہونے پر کمال مسرت ظاہر کرتا ہون طالبان
حق اور گم گشتگان راہ دین کو مژدہ ہو کہ اس
مشعلۂ ہدایت نے عالم ظہور مین جلوہ فرمایا ہے
بے تامل آئین اور اس کی روشنی مین منزل
مقصود کو پائین اور خدا سے ملتجی ہون کہ جس طرح
یہ رسالہ طبع ہوا اوسی طرح اور تصانیف جناب
عمدۃ العلما مولانا سید محمد علی صاحب عم فیضہ مصنفہ
رسالۂ ہذا مطبوع ہو کر مفید خلایق ہون آمین
محمد رحمت اللہ۔ رعد مالک مطبع نامی۔

بقیۂ سوالات سابق

سوال ۳۸ متی ۱۰ باب ۸۔ بیمارون کو چنگا کرو
کوڑہیون کو پاک صاف کرو مردون کو جلاؤ۔
دیودن کو نکالو تم نے مفت پایا مفت دو۔ ۹
نہ سونا نہ روپا نہ تانبا اپنی کمر مین رکھو۔ ۱۰ راستہ
کے لئے نہ جھولی نہ دو کرتے نہ جوتیان نہ لاٹھی
لو کیونکہ خوراک مزدور کا حق ہے متی ۶ باب ۲۵

سے ۳۴ تک ایسا ہی حکم ہے۔

یہان یہ سوال ہے کہ جو احکام مسیح علیہ السلام نے
حواریین کو تعلیم دئے وہ سب اب پادریون اور
عیسائیون کو بھی واجب العمل ہین یا نہین۔ اگر واجب
العمل نہین ہین تو پادری و عیسائی سراسر گمراہ اور
بے دین ہین کہ احکام انجیل کی عامل اور تقلید مسیح
و حواریین مین داخل نہین ہین۔ اور اگر یہ سب احکام
سب کو واجب العمل ہین اور جو کچھ تعلیم حواریین کو
ہوی اوسکا کرنا سب پر فرض ہے تو اس کے خلاف
کیون کیا جاتا ہے اور کس واسطے بدون اخذ تنخواہ
منادی نہین کرتے نہایت افسوس ہے کہ مسیح تو ایک
پیسہ تک لینا بھی حرام بتاوین اور ناجائز ٹھہراوین
اور پادری صاحبان اس وعظ کی بدولت مال
سرکار و حکام انگریزی و رعایا کا لاکھون کروڑون
روپیہ ناحق چٹ کر جائین اچھی اچھی عمدہ نفیس پوشاک
زیب بدن فرمائین و دو چار جوڑے خریط مین تیار
رہین تر نوالون پر ایسے ہت پھیر کرین کہ گورنر جنرل
کی خواب مین بھی نہ آئین مکانات رہنے کے لئے ایسے
عالیشان بنوائین کہ جن سے قصر قیصری بھی مات کھائے
اور جب مرین تو سیکڑون ہزارون کا مال و اسباب
و زر نقد چھوڑ جائین جو یارون کی کام آئے اللہ رے
دنیا طلبی و دین فروشی۔ لاٹھی ایسی جڑی ہوی
رکھین کہ اگر کسی کے سر پر چھوڑین مغز پاش پاش
ہو جائے چنانچہ سنہ ۱۳۰۱ ہجریہ مقدسہ کا بیان ہے
کہ مقام روڑکی متصل نارمل اسکول جو نہر کی پل سے

تریب واقع ہے جہان پوا دہیشہ جمع ہوکر وعظ کیا
کرتے ہین حسب معمول وعظ کرتے تہے اور مولوی
مومن خان صاحب ساکن کرتپور ضلع بجنور جو کسی
ماہ سے وارد روز کی تہے ان پادریون کے مقابل
کبھی کبھی خائف و ترسان دعوت اسلام مین ترغیب
دہی کرتے تہے ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک نوجوان
برہمن پادری نے جو آگرہ اباد سے آئے تہے عین وعظ
مین اپنی جبر ہی ہوی لاہی مولوی صاحب سے
سر پر چانتی مولوی صاحب کے پاس لاہی نہ تہی اور
کثرت عبادت و فاقہ کشی سے خود ہی نحیف و زار
اور ہر یہ زخم شدید کہ تین انگشت عمیق غار پڑ گیا
خون کی دھار مثل فوارہ سے ایک عرصہ تک جاری
رہی مولوی صاحب بیہوش ہوگئے شفاخانہ پہونچاے
گئے مقدمہ دائر ہوا۔ اولٹی پادریون نے نالش کردی
زبردست کی بیس بسوہ میجسٹریٹ صاحب ضلع نے
چالیس چالیس روپیہ جرمانہ پادریون پر کیا اور ریہدایت
کی کہ آیندہ کو وعظ مین لاہی نہ رکہین اور مسلمانان
ہمراہی مولوی صاحب کو پندرہ پندرہ روز کی
قید کا حکم دیا اور مولوی صاحب کو بری کیا کیونکہ
یہ تو خود پادریون سے پہلے ہی سزا پا چکے تہے۔
پس جب دینداری و زراندوزی و خلاف و زری
برادران اہل کتاب کی اس قدر ہے تو دینداری
کسی بہائی عیسائی کو حاصل نہین ہمارے پاک باز مولوی
روم قدس سرہ کیا اچہا فرماتے ہین ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیای دون ۔ این خیال است و محال است و جنون ۔ پھر ہم کو نہین معلوم ہوتا کہ مردم بامید نجات ان کے پاس کیون رجوع لاتے ہین خالی دے ہی مثل پادریون کے روپیہ پر ایمان لاتے ہون گے ۔ مسیح پر ایمان لانا تو جب ہوتا جب اون کی احکام اور ان کی سیرت کی پابندی ہوتی دنیا دی طمع نہ رہتی اور یہ حال کچہ ایک پادری کا تو نہین ہے تمام جہان کے پادر اسی بلا مین گرفتار اور روسرون کو بہی فسون ابلیسی پڑہکر گرفتار کر لیتے ہین باعث خلاف وزری و زراندوزی وطمع و دنیا طلبی ان صاحبون کا شامت اعمال ہے کہ بداعمالی دل کو سیاہ کر دیتی ہے ۔

دنیا سے نفرت رکہنا سوکہی روکہی روٹی کہانا
ایک پیسہ جمع نہ رکہنا پہننا پرانا معمولی کپڑا پہننا
بدون اخذ قیمت وعظ کرنا یہ سب کام علماء محمدی
کا ہے اور یہ ہی وجہ ہے کہ زر دوست ان مین
سے نکل کر جہان دنیا ہے وہین چلے جاتے ہین ۔
پس آؤ ای بہائیو عیسائیو توبہ کرو خدا کو ایک
سمجہو اور افضل الانبیا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ
والثنا کو رسول برحق جانو اور منہیات کو چہوڑو
پہر دیکہو کیونکر خود بخود تم دنیا سے بہاگتے ہو
اور کس طرح کی صفائی تمہارے دل مین پیدا ہوتی
ہے باور نہ ہو تو امتحاناً خفیہ طور سے ہی کہ کسیکو
تمہارا حال ہی معلوم نہ ہو ایک دن خدا کی حضور
توبہ کرو اور پیغمبر عربؐ کو برحق سمجہ کر ایک بات
صرف اللہ اللہ لو کہے جاؤ پہر دیکہو تمہارے دل مین

کیسے نزدیک ہوئے یہ امتحان کرتو دیکھو پھر اگر تمہیں
بخات ہے تو برملا لشکر محمدی مین شامل ہوجاؤ۔
بر سولان بلغ باشد وبس۔

سوال ۸۴ متی ۷ باب ۱۳ ۔ تنگ دروازہ سے
داخل ہو کیونکہ چوڑا ہے وہ دروازہ اور کشادہ
ہے وہ راستہ جو ہلاکت کو پہونچاتا ہے اور بہت
ہین جو اوس سے داخل ہوتے ۔ ۱۴ کیا ہی تنگ ہے
وہ دروازہ اور سکڑی ہے وہ راہ جو زندگی
کو پہونچاتی اور تھوڑے ہین جو اوسے پاتے ۔
رومیون ۳ باب ۳ پھر اگر بعضے ایمان نہ لائے تو
ان کی بے ایمانی خدا کا اعتبار باطل کر سکتی ہے
ہم ایسا نہ ہووے بلکہ خدا سچا ٹھہرے اگرچہ ایک
آدمی جھوٹا ہووے۔

یہان یہ سوال ہے کہ از روے مردم شماری
سے عیسائی جماعت بہت زیادہ ہے اور اہل اسلام
کم تو بموجب ان آیات کے اگر یہ آیتین صحیح ہین حقیت
اہل اسلام کی صریحاً اور بطالت دین عیسوی بداہتاً
معلوم ہوتی اور یہ کلیہ تو عہد آدم سے تا ایندم
بدستور چلا آتا ہے کہ حق شناس معدودی چند
اور اہل باطل کثرت سے ہوتے ہین دیکھو تواریخ
انبیاء سلف ۔ اسپر غضب تو یہ ہے کہ پادری لوگ
اپنی کثرت کو حقیت مین استدلال کرتے ہین اور
اہل اسلام کی قلت پر خلاف بیان اپنی کتاب سے
نازان ہوکر طاعن ہوتے ہین واہ رے بے شرمی
وجہالت تیرا ہی آسرا ہے ۔

ہوئی یا دریان نہایت کثرت سے جاوے ۔ ہم تیسرے فرقہ
مین تو کثرت سہولت یہ فرمائے کہ کثرت سے بطلان
ثابت ہوتا ہے یا حقیت اور حقیت قلت مین ہے ؟
کثرت مین سمجھ کر قلم فرسائی فرماویں ۔

سوال ۸۵ متی ۱۰ باب ۱۴ ۔ اون یا روان کو یسوع
نے فرمایا کہ جیسا کہ غیر قومون کی طرف نجانا اور سامریون
کی کسی شہر مین نہ داخل ہونا ۔ وہ بلکہ پہلے اسرائیل
کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑون کی پاس جاؤ ۔

اگرچہ اس قسم کا سوال سوال اول مین بیان کیا
گیا ہے لیکن وہان صرف اوس عورت کو تئے غیر
قومون کی ہدایت سے انکا ۔ فرمایا تھا اور یہان
حضوصاً تاکیداً اپنی حوارئین کو بھی غیر قومون مین
منادی سے انکار کیا ہے ۔ سوال اول مین ہم کیسقدر
گمان بھی کرتے تھے کہ شاید موافق جواب ایک
پادری صاحب کے جو اونہون نے بالمواجہہ ہماری
قوم مقام روڑکی مین دیا تھا حضرت عیسیٰ اوس
عورت کا امتحان ہی لیتے ہون اوسوقت تک ہم
نے ان آیات پر نظر نہین ڈالے تھے لیکن وہ شبہ
ہمارا یہان قطعاً ہوا کہا رہا ہے اور پادریصاحب
کا جواب بگولہ کی چکر مین آرہا ہے کیون صاحب یہان
کیا امتحان منظور تھا جو حوارئین کو سمجھایا کہ سوائے
اسرائیل کے اور قومون مین منادی نہ کرنا پس
واقعی حضرت عیسیٰ صرف بنی اسرائیل کے پاس
بھیجے گئے تھے نہ کہ تمام دنیا اور تمام قومون مین
یہان سے پادریون کی منادی کی بربادی ہوتی

ہے یہ کام ان کا محض فضول اور لغو ہے کیا پادریون سے خدا یہ پرس نہ کریگا کہ کس بیہودہ کام مین اون نے عزیز کی تضیع کی کیا لوگون کا مال جو اس کام مین حلال سمجھ کر خورد برد کیا جاتا ہے پادریون کے حشر مین مجرا نہ لیا جائیگا۔ کاش کہ پادریون کو چندہ دینے والے اپنا پیسہ کسی نیک کام مین خرچ کرتے۔ کاش کے پادری لوگ بنی اسرائیل مین منادی کرتے یا خلوت نشین ہوکر اپنی عمر گرانمایہ کو طاعت و عبادت الٰہی مین صرف کرتے تو مسیح سے نافرمان ہوکر گنہ گار نہ ہوتے۔ ای غیر قوم تم نے مشن سے صدقاتی مال کہا کہا کر انکھون مین چربی پیدا کرلی تم نے حب جاہ و زر مین گرفتار ہوکر دنیا کو دین پر ترجیح دیا تم نے عزت کو بالائے طاق رکھدیا تم نے حیا و ایمان کو بیچ کر سے مشن سے خاطر خواہ دام وصول کیا افسوس کہ تم نے ان مقامات کو انجیل مین نہین دیکھا ہے جو ایسے اندھے ہو ہوکر بدون طلب مسیح کے ذلیلانہ طور سے پادریون سے فریب مین آکر گلہ مسیح مین شامل ہو جاتے ہو۔ مسیح صرف بنی اسرائیل کی دعوت خاص کے واسطے آئے تھے پادریون نے ان کو تمام عالم کی ہدایت کا باعث قرار دیا پس اگر مسیح تمام اقوام کی ہدایت منظور کرتے تو ایسا بار بار کیون فرماتے پس جب مسیح کی رسالت تمام عالم کے لئے ثابت نہین ہے تو تمام عالم کی آتما ہو کے کفارہ مین کیونکر پڑ سکے گئے۔

سوال ۸۶ متی ۱۰ باب ۱۴ جو کوئی تمہین قبول نہ کرے اور تمہاری باتین نہ سنے اوس گھر یا اوس شہر سے نکل کر اپنی پاؤن کے گرد جھاڑ دو۔

یہان یہ سوال ہے کہ اس حکم سے برخلاف تمام پادری بردستی منادی کرنے مین کیون کوشش کرتے ہین اور اس شہر و ملک سے جہان یا جہان کی نہین سنتے ان کو ہنسون مین اڑاتے ہین کیون نہین نکل باہر ہو جاتے۔

سوال ۸۷ متی ۱۳ باب ۵۵ کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہین اور اوسکی ماں مریم نہین کہلاتی اور اوس سے بھائی یعقوب اور یوسیس اور شمعون اور یہوداہ۔ ۵۶ اور اس کی سب بہنین ہمارے ساتھ نہین ہین۔

اور کتاب یشعیاہ مین جو لفظ علمہ کا وارد ہوا ہے اوسکی معنے کنواری عورت کی نہین ہین بلکہ علمہ جوان کو کہتے ہین اسی وجہ سے یہود حضرت مریم مقدسہ و مطہرہ و عفیفہ کی شان پاک مین گستاخ ہوتے ہین کنواری کو بتولہ کہتے ہین اور نیز مسیح کا نسب نامہ جو لوقا و متی نے لکھا ہے اس مین بھی یوسف نجار کو مسیح کا باپ لکھا ہے اور ایونی و کرنتھی فرقہ بھی صاف انکار کرتا ہے کہ مسیح کنواری سے اور بدون باپ سے نہین پیدا ہوے۔

تو ان وجوہات متعددہ سے ثابت ہوا کہ مسیح بن باپ کے نہین پیدا ہوے پھر کیا وجہ ہے کہ زمانہ مسیح و حواریین اور نیز دوسری تیسری صدی تک تو مسیح ابن یوسف مشہور رہے اور اب ان کو

ہے: پ پیدا ہوسے کہا جاتا ہے یا ان کو معاذ
خدا کا بیٹا پکارا جاتا ہے جو صاحب جواب دین
وہ ہر ایک سوال کے جواب مین اتنا محفوظ خاطر
رکھین کہ بائبل کے حوالہ سے دین اگر قرآن کے ذریعہ
سے جواب دین گے تو پھر حقیت قرآن کی بھی
تسلیم کرلینی ہوگی۔

سوال ۸۸ یوحنا ۱ باب ۲۱ تب اونہون نے اس
سے پوچھا تو اور کون کیا تو الیاس ہے اوس نے
کہا مین نہین ہون پس آیا تو وہ نبی ہے اوس نے
جواب دیا نہین۔ متی ۱۷ باب ۱۰۔ اوس کے شاگردون
نے اس سے پوچھا پھر فقیہ کیون کہتے ہین کہ پہلے
الیاس کا آنا ضرور ہے ۱۱ یسوع نے اونہین جواب
دیا کہ الیاس البتہ پہلے آویگا اور سب چیزون
کا بندوبست کریگا ۱۲ پھر مین تم سے سچ کہتا ہون
کہ الیاس تو آچکا لیکن اونہون نے اوس کو نہین
پہچانا ۱۳ تب شاگردون نے سمجھا کہ اوس نے ان
سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کے بابت کہا۔

یہان پہلا یہ سوال ہے کہ یہ کیسی الہامی کتاب
اور مسیح کیسے راستباز و صادق القول ہین
کہ یوحنا خود اپنے الیاس ہونے کا انکار کرین
اور مسیح ان کو اپنے دعوے رسالت کی بہرپائی
کی غرض سے الیاس بتا دین کیا ممکن ہے کہ ایک
شخص اپنے نام سے واقف نہ ہو اور دوسرا
شخص اوس کے نام کو جانتا ہو افسوس یوحنا
آپ کو یوحنا کہین اور حضرت مسیح یوحنا سے انکار

کرین اور ان کو الیاس بتا دین شاید یہ غلطی مترجمون
انجیل کی ہے۔

سوال ۸۹ دوسرا سوال بیان پر یہ ہے کہ مسیح
کا آنا خود سب تسلیم مسیح کے الیاس کے آنے پر مشروط
تھا اور جب مسیح سے اسکی نسبت سوال ہوا تو لاچار
اونہون نے یوحنا کو الیاس بتایا اور یہ بالکل غلط کہا
کہ خود یوحنا نے اس سے انکار کیا تو صاف معلوم
ہوتا ہے کہ یہ مسیح مصلوبی وہ مسیح موعود نہین ہے
اور یہود کا قول اس معاملہ مین بالکل بے وقعت
نہین ہے۔

سوال ۹۰ تیسرا سوال اس مقام پر یہ ہے کہ حضرت
یوحنا سے جو سوال کیا گیا وہ نسبت تین انبیا آنے والون
کے تھا جنکی جملہ اہل کتاب اس وقت منتظر تھے ایک حضرت
الیاسؑ دوسرے حضرت مسیحؑ تیسرے وہ نبیؐ جنکا نام
بوجہ شہرت عام نہین لیا گیا صرف اشارہ کیا گیا اور
حضرت یوحنا ان تینون آنے والون موعودین
سے نہین ہین کیونکہ اونہون نے خود انکار کیا دیکھو
یوحنا ۱ باب ۲۴۔ اور اونہون نے اس سے سوال
کیا کہ اگر تو نہ مسیح ہے نہ الیاس اور نہ وہ نبی پس
کیون بپتسمہ دیتا ہے الخ پس اس سے صاف ثابت
ہوا کہ وے لوگ زمانہ یوحنا مین تین نبیون کے
منتظر تھے اور وہ تیسرا نبی الیاس و مسیح سے علیحدہ
ہے اور وہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جنکا
بمقتضاے ادب و شہرت نام نہین لیا گیا فقط اشارہ
ہی سے کلام کیا گیا کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے

وقت سے لیکے مسیح تک اپکی پیغمبری و نبوت
سے مشہور ہو رہی تھی اور یہ محاورہ اب بھی مستعمل
ہے مثلاً ہندوستان والے کہین کہ سرکار کو خدا
سلامت رکھے تو اس سے مراد ملکہ معظمہ ہوگی اور ملکہ
معظمہ ہی نام نہین ہے۔ مگر اس سے کہنے والے کا مطلب
فرمانروائے انگلستان و ہند سے ہے علیٰ ہذا القیاس
یہ لوگ بھی آنحضرتؐ ہی پر اکتفا کرتے ہین اور مراد
انہی ذات احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتی ہے
اور منصف لوگ خود سمجھ لین میرے کہنے کی حاجت نہین
پس ایسی صاف خبر آپ کی انجیل مین سے پڑھنے سے
آپ پر ایمان نہ لانا سراسر بے دینی و گمراہی و تعصب
وہٹ دھرمی ہے کہ نہین ای کاش ہمارے برادران
عیسائی آپ پر ایمان لا دین اور عذاب اخروی
سے نجات پا دین ای بھائیو سوچو اور سمجھو کہ یہ
کون نبی ہے جس کے اہل کتاب زمانہ مسیح و یوحنا
مین منتظر تھے اور وہ کون نبی ہے جو الیاس و مسیح
کی بعد جلوہ گر ہوا ہے۔ دوما
تک سوچ سمجھ پگانے ہرنا۔ یہہ بات کہنن ہے چلنا
رباعی پیش زمہ شاہان غیور آمدہ
برچند کہ آخر بظہور آمدہ
ای ختم رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدہ زراہ دور آمدہ

غزل

بعد الحمد صلاۃ وسلامی ابدا
نبی عربی مدنی حرمی

مظہر الحق تعالیٰ و تقدس حقا
مخزن الخلق کما لا بکلام القدم
شمس فضل و ضیاء و سناء اسنی
نور بدر و بہاء و سماء الکرم
اکرم الخلق جودا و سجودا جودا
احسن الناس سخاء بعطاء و النعم
یم لطف و وفاء و سحاب ہطل
طور حلم و وقار و حمول الالم
امر الکل بعدل و سلاح و تقی
عمر النفس بجوع و تورم قدم
کیف یحصی صلوٰۃ لامام الحرمین
عجمی بدوی صمصمی بکم
خاب آمال حیاتی بفراق التسلمی
ذاب لحمی و دمی لیت وجودی عدم
رب ابلغ صلواتی و سلاما مددا
نحو سکان بقیع و بقاع الحرم
ثم اصحاب حنین احد مع بدر
ثم اتباع کرام بسدید الامم
اعتمادی و رجائی بشفیع الامم
عین یلی کفنی فوق عظام الرمم

سوال ۹۱ متی ۱۸ باب ۱۔ اسوقت شاگردون
نے یسوع پاس آکے اس سے پوچھا کہ آسمان کی بادشاہت
مین سب سے بڑا کون ہے ۲۔ یسوع نے ان کو ایک
چھوٹا لڑکا بلا کے اسے ان کے بیچ مین کھڑا کیا۔ ۳۔
اور کہا کہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اگر تم لوگ توبہ

ذکر دادہ و راس چھوٹی لڑکی کی مانند نہ ہو تو آسمان
کی بادشاہت مین ہرگز نہ داخل ہوگے ہم۔ پس
جو کوئی اپ کو اس بچے کے مانند چھوٹا جانے وہی
آسمان کی بادشاہت مین سب سے بڑا ہے۔
یہان سے معلوم ہوا کہ خصوصیت بڑائی کی کسی
ایک شخص کے لئے نہین اور آسمین مسیح بھی شامل
ہین کیونکہ مسیح آسمانی بادشاہت سے خارج نہین
ہین دوسری اگر بڑائی کا اختصاص مسیح ہی کو
ہوتا تو بوقت سوال آپ ہی جواب دیتے کہ مین
بڑا ہون مگر آپ نے ایک ایسا قول فیصل بیان
فرمایا کہ باید و شاید یعنے بڑائی کو فردتنی پر منحصر
رکھا تو بس جو فردتن ہوگا وہی آسمانی بادشاہت
مین بڑا ہوگا۔ پس عیسائی جو دعوے فضیلت تمامی
انبیاء پر نسبت جناب مسیح کی کرتے ہین بالکل بے
سر و پا ہے کیا معنے کہ مسیح نے خود اپنی بڑائی کا
انکار کیا اور اس کو مخصوص ایک صفت خاص
پر رکھا اگر کوئی عیسائی جیسا کہ اون کا عقیدہ
ہے جواب دین کہ مسیح تو آسمانی بادشاہت کی
مالک ہین اور یہ ذکر آسمانی بادشاہت کے رہنے
والون کا ہے تو ہم کہتے ہین کہ جب مسیح آسمانی بادشاہت
کا مالک ہے تو خدا کس چیز کا مالک ہے آیا اب وہ
مملوک ہوگیا یا معطل رہگیا۔ اور اگر کہین کہ شریک
ملکیت ہین تو اس سے شرکت ذات خداوند صمد لاشریک
مین پیدا ہوتی ہے۔
اب صفت فردتنی کو تلاش کیجئے کہ کس مین زیادہ
ہے اگر اپ معلومات مین غور کرتے ہین تو خود آپ کی
ذات: لامحالہ سے منقود ہے اگرچہ اونہون نے
اس صفت کا بیان خود فرمایا مگر منقولات انجیل سے
معلوم ہوتا ہے کہ اونہون نے پہلے انبیا کو چھوڑا اور
ذاکر بتایا اپ کو اچھا سمجھا خدائی کا دعوی کیا مانباپ
کی اطاعت نکی اور ان کی شان مین گستاخ ہوا
اپنے رفیقون کو شیطان کہا ایسے ایسے صفات انجیل
مین بہت منقول ہین البتہ کچھ کچھ اوصاف جلیلہ مسیح
علیہ السلام کی قرآن نے خوب بیان کئے ہین اور
قابل تسلیم ہین لیکن بہ نسبت ان کی فردتنی عالی
نسب پیغمبر عرب مین بدرجہ کمال ہے ادنی اعلی سے
یکسان پیش آنا سلام مین پیش قدمی کرنا اپ کو بندہ
عاجز سمجھنا یتیمون بیوؤن کے گھر جاکر ان سے کاروبار
کرنا بازار سے ان کے لئے اشیا مول لانا انبیاء سابق
سے با ادب پیش آنا والدین کی اطاعت مین سرگرمی
دلانا اور خود مطیع رہنا بزرگ و رئیس قوم کی عزت
کرنا غریبون محتاجون مین جلیس رہنا وغیرہ وغیرہ
لاحد و احصی۔

سے شود یارب کہ رو در ریزہ بطحا کنم
گہہ بمکہ منزل و گہہ در مدینہ جا کنم
برکنار زمزم از دل برکشم یک زمزمہ
وز دو چشم خوش فشان آن چشمہ را دریا کنم
یا رسول اللہ بسوئے خود مرا راہی نما
تا ز فرق سر قدم سازم زدیدہ پا کنم

باقی آیندہ۔ راقم اک نالائق کاسید۔

بقیہ جواب نور افشان نمبر ۳۹ جلد ۱۲ مطبوعہ
۲۵ ستمبر سنہ ۱۸۸۴ء

(۲) زمین اور سمندر کی بخارات اوٹھ کر اور زمین سے کچھ بلند ہو کر منجمد ہو جاتے ہین اوسکا نام بادل ہے اور جب ایک بادل دوسرے بادل سے ٹکراتا ہے تو اس ٹکرانے کی آواز کو گرج بولتے ہین اور بائبل کے محاورہ مین اسی بادل اور گرج کو آسمان کہتے ہین اور بادل سب کو نظر آتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ اتنی دور سے مسیح نظر نہ آئے اور کیا خدا اسی بادل اور گرج مین رہتا ہے جو مسیح اوس کے داہنے بیٹھنا رہے اور یہ تو بتاؤ کہ جب بادل نہین ہوتا اور ریا عث گرمی وہوا کے پگھل پگھل کر پانی ہو کر بہہ نکلتا ہے اوسوقت خدا و مسیح دونون حضرات کا قیام کہان ہوتا ہے یا مثل ابر کے پانی ہو کر وہ بھی ٹپک جاتی ہین اور پھر بذریعہ بخارات سے اوپر جاتے ہین۔

(۳) جب بادل باہم ٹکر کھاتے ہین اور ہوا سے باعث رگڑے جاتے ہین اس سے مثل کوہے و پتھر وغیرہ سے آگ نکلتی ہے اوسکا نام بجلی ہے اور بائبل کے محاورہ مین آسمان اسی بجلی کا نام ہے اور یہ بجلی ہمیشہ پائدار نہین اور جب بادل نہین ہوتی تب اوسکا وجود ہی بے بود ہے اور اسی بجلی کو بعض گستاخ و دلیر حکماء فرنگ و جرمن و فرانس و امریکہ وغیرہ جن کو خدا و مسیح کے تخت کا ذرا بھی خیال نہین پری صفت شیشہ مین بند کر رکھتی ہین اور جب بجلی کو شیشہ مین بند کرتے ہین تو کیا خدا و مسیح بھی اوس مین بند ہوتے ہین اتنا بڑا جسم ایک چھوٹے سے شیشہ مین کیونکر سما سکتا ہے اور بجلی بوجہ ناپائیدگی اپنی موروثی اصلی بادل سے گم ہو جاتی ہے تو خدا و مسیح کہان چھپا دئی چھپائے ہون گے۔

(۴) پانی اوسے بادل کا ہو کر زمین پر اوترتا ہے اور اوسی پانی کا نام اصطلاح بائبل مین آسمان ہے تو فرمائے وہ تو قطرہ قطرہ ہو کر زمین پر اترتا ہے اب خدا کا تخت اور مسیح کا اوسی تخت پر خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھنا کہان جاتا ہو گا۔

قولہ (۲) پولار سے اس حصہ کا نام ہے جہان ستارے سیارے پھرتے ہین بائبل مین کبھی کبھی ستارون کو آسمانی فوج کہا گیا ہے۔

اقول (۱) یہ بتائے کہ ستارہ سیارہ کس جگہہ پھرتے ہین۔

(۲) یہ فرمائے کہ بائبل کی کس آیت مین یہ لکھا ہے کہ آسمان پولار سے اوس حصہ کا نام ہے جہان ستارہ سیارہ پھرتے ہین۔

(۳) آپ کہتے ہین کہ مسیح آسمان پر خدا کے داہنے بیٹھے ہین اور آسمان آپ ہی کے قول کے بموجب ستارون کے گردش کا نام ہے تو مسیح بھی اور خدا بھی ستارون کی ذات گردش مین ہون گے۔ پس بیٹھنا کیسا

(۴) آسمان کا وجود از روئے علم ہیئت و مسلمہ علماء مسیحی کچھ بھی نہین اور آپ یا بائبل ستارون

کو فتح سنا تھا تب پس تب شاہنشین فتح کہی
قولہ ۳ اسمان اوس روحانی حالت کا نام ہے
جس کو کبھی کبھی آسمانی بادشاہت کہا گیا ہے
ایمان دار دن کی بابت یون بیان ہوا ہے
کہ وہ تاریکی سے چھوٹ کر خدا کی بینی کی بادشاہت
مین داخل ہوے ہین انجیلون کی ۲ باب ۳ مین
لکھا ہے کہ خدا نے ہم کو مسیح کے ساتھ اوٹھایا اور
اوس مین شامل کرکے آسمانی مکانون مین
اوس کے ساتھ بٹھایا ایمان دار دن کو بعضے
مقام مین آسمان کے باشندون کا خطاب دیا
گیا ہے۔

اقول (۱) آسمان کو آپ پیشتر از قسم موجودات
اور محدود فی المحدود لکھ چکے ہین اور اب
روحانی حالت یعنے غیر مجسم فرماتے ہین پس پہلے
اپنی نفس وعقل مجہول سے فیصلہ کر لو تب آسمان
کی تشریح کرنا۔

(۲) آسمان روحانی حالت ہے تو مسیح کا صعود
بھی اور رواینے ہاتھ بیٹھنا بھی روحانی ہوگا۔
لکھ حقیقی جسمانی اور اس طرح سے تو سب ایماندار
آسمان ہی کو صعود کرتے ہین اگر مسیح ؑ نے کیا
تو کیا تیر مارا۔

(۳) آسمانی بادشاہت ایک روحانی حالت کا
نام ہے تو مسیح کی ملکیت بھی روحانی ہوگی نہ
کہ حقیقی جسمانی اور یہ مرتبہ تو سب انبیا کو حاصل
تھا اور اپنی اپنی امت سے ایماندارون کو بذریعہ
راہ نجات اپنے ساتھ شامل کرکے آسمانی مکانون مین
پہنچاتے تھے۔

۴ مسیح کو تو آپ اوپر خود خدا ہی کہہ چکے ہین اور
یہی عقیدہ کل پادری فرقہ پراٹسٹنٹ کا ہے تو
پھر میرا کہنا کیا معنے۔ کہتا ہے کیا خدا مین خود ہی بیٹا
اور خود ہی بینا ہونے کی صفت بھی ہے بھلا غور
تو کرو کہ تم اپنے باپ کی بینی بھی اور باپ بھی
ہو سکتے ہو پس اگر تم اپنے باپ کے باپ اور بینی
دونون ہو سکتے ہو تو مسیح بھی خدا کے بیٹے اور خود
خدا ہو سکتے ہین۔ فتدبروا۔

قولہ (۴) آخری مطلب بائبل مین آسمان سے وہ جگہ
ہے جہان خدا کا خاص ظہور موجود ہے جہان خدا
کے فرشتے اور پاک لوگون کی ارواح مجتمع ہین
جہان سے مسیح دنیا مین آیا اور جہان وہ پھر چلا
گیا ہے اور نے اپنے شاگردون کو فرمایا کہ مین تمہارے
واسطے ایک جگہ تیار کرنے جاتا ہون یہ وہی جگہ
ہے جس کو دیگر مقامون مین آسمان کہا گیا ہے
جب ہم اپنی دعا مین خدا کو ہمارے آسمانی باپ
کہا کرتے ہین یا یون کہتے ہین کہ آسمان خدا کا تخت
ہے یا ہیکل ہے یا رہنے کی جگہ ہے تو بھی ہم اوسے
آسمان پر اشارہ کرتے ہین مسیح کا صعودی جسم
حقیقی جسم ہے اسواسطے ضرور ہے کہ اس جسم کے رہنے
کا مقام بھی حقیقی ہو غرض جس مقام مین مسیح ہے
وہی مقام عیسائیون کا آسمان ہے۔

اقول آسمان بقول آپ کے چار معنے رکھتا ہے ایک

پرندون کی جانے پرواز اور بادل اور اس کی گرج اور بجلی - دوسری جا گردش ستارگان تیسری روحانی یعنے غیر مجسم چوتھے جس جگہ مذکور کا ظہور ہے تو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ اس چوتھی جگہ مسیح ہین اسکا ثبوت کیا ہے اور فرض کیا اسی چوتھی جگہ پر صعود ہوا تب بھی بچند وجوہات صعود مسیح باطل ہے -

(۱) خدا محیط کل عالم ہے اور ہر جگہ اوسکا ظہور خاص ہے اور مسیح ایک جگہ حسب زعم عیسائیان خدا سے دانہے بیٹے ہوے ہین یہ کیونکر ہو سکتا ہے -

(۲) آپ فرماتے ہین کہ جہان مسیح کا صعود ہوا ہے وہان فرشتے اور پاک لوگون کی روحین بھی رہتے ہین اور ظاہر ہے کہ پاک لوگون کی روحین بھی صعود کرکے وہان پہونچے ہون گے پس جس طرح ان پاک روحون کو صعود ہوا اسی طرح مسیح کو بھی ہوا - اور جس طرح وہان فرشتے رہتے ہین - اسی طرح مسیح بھی رہتے ہین پس مسیح اور فرشتون اور پاک روحون مین کیا فرق ہوا - اور آپ صعودی جسم مسیح کا حقیقی کہتے ہین اور حقیقی جسم کے لوازمات سے اکل و شرب و خواہش انسانی ضرور ہے جیسا کہ مسیح کو تھی تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایسے جسم کے ساتھ مسیح فرشتون اور پاک روحون کی صف مین جگہ پاوین -

(۳) آپ کہتے ہین کہ وہین سے مسیح آیا تھا اور وہین پھر چلا گیا ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ پاک لوگون کی روحین کہان سے آتی ہین اور کہان چلے جاتی ہین پاک روحون کے چلے جانے کے مقام کو آپ وہی مقام صعود مسیح بتلاتے ہین پس ظاہر ہے کہ یہ بھی اسی مقام سے آتی ہین پس مسیح سے آنے اور چلے جانے کی کیا خصوصیت ہے -

(۴) آپ فرماتے ہین کہ ہم دعا مین کہتے ہین اے آسمانی باپ - تو بس ہم آپ سے سوال کرتے ہین کہ تم خدا سے حقیقی فرزند دلبند ہو یا مجازی اگر حقیقی ہو تو تم مین اور مسیح مین کچھ بھی فرق مراتب نہین بلکہ تم اور مسیح حقیقی برادر ہوے کیونکہ ان کو بھی تم خدا کا حقیقی بیٹا کہتے ہو - اور اگر مجازی ہو تو مسیح نے بھی آپ کو خدا کا بیٹا مجازی کہا ہے اس صورت مین آپ کی مجازی اور مسیح کی حقیقی بیٹا ہونے کی کیا دلیل ہے صاف صاف فرمائیے - قولہ مسیح کا صعود ایک نہایت مناسب اور ضرور امر ہے کئے وجہ سے - اقول بہت اچھا فرمائیے اور ایک ایک وجہ پر چار چار وجہ لیجئے -

قولہ (۱) مسیح آسمان پر سے آیا تھا آسمان اوسکا مقام اور مسکن تھا اسواسطے مناسب تھا کہ جب وہ نجات کا کام پورا کر چکا تو پھر آسمان ہی پر لوٹ جاوے دنیا اس کی سکونت کے لایق نہین ہے - دنیا گناہ اور خرابی سے بھری ہوی ہے جبتک یہ دنیا بدل نہ جاوے اور اسکی جگہ مین نیا آسمان اور نئی زمین نہ بنے تب تک یہ مسیح کے بود و باش کے لایق نہین -

اقول (۱) مسیح کا آسمان پر سے آنا - باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -

کشف الاخبار

اس ہفتہ دار اخبار مین علاوہ اور خبرون کے آمد و رفت اکبرت حجاج اور عجائب عجائب نئی ایجاد و ملکی چیزون کے کیفیت بھی لکھی جاتی ہے سوا اخبار اور بھی جو چیز اونی و اعلی موجود ہے جسکو جس صاحب کو مطلوب ہو معرفت نیازمند سے طلب کرین

المشتہر
محمد مبارک حسن
ابن جناب منشی
غلام حسین سوداگر
مالک و مہتمم
کشف الاخبار
بمبئے